احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

جمعرات 15- اکتوبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

جمعرات 15 اکتوبر 1998ء 23 جمادی الثانی 1419 ہجری- 15 اخاء 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 229

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اور حسن خلق

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا وہ کونسی چیز ہے جو سب سے زیادہ لوگوں کو جنت میں لے جانے والی ہوگی فرمایا اللہ کا تقویٰ اور حسن خلق۔ پھر پوچھا گیا وہ کونسی چیز ہے جو دوزخ میں سب سے زیادہ لے جانے والی ہوگی آپ نے فرمایا زبان اور شرم گاہ۔

(جامع ترمذی کتاب البر والصلہ باب فی حسن الخلق)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

انسان کی تمام روحانی خوبصورتی تقویٰ کی تمام باریک راہوں پر قدم مارنا ہے تقویٰ کی باریک راہیں روحانی خوبصورتی کے لطیف نقوش اور خوشنما خط و خال ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ خداتعالیٰ کی امانتوں اور ایمانی عہدوں کی حتی الوسع رعایت کرنا اور سر سے پیر تک جتنے قویٰ اور اعضاء ہیں جن میں ظاہری طور پر آنکھیں اور کان اور ہاتھ اور پیر اور دوسرے اعضاء ہیں اور باطنی طور پر دل اور دوسری قوتیں اور اخلاق ہیں۔ ان کو جہاں تک طاقت ہو ٹھیک ٹھیک محل ضرورت پر استعمال کرنا اور ناجائز مواضع سے روکنا اور ان کے پوشیدہ حملوں سے متنبہ رہنا اور اسی کے مقابل پر حقوق العباد کا بھی لحاظ رکھنا یہ وہ طریق ہے کہ انسان کی تمام روحانی خوبصورتی اس سے وابستہ ہے اور خداتعالیٰ نے قرآن شریف میں تقویٰ کو لباس کے نام سے موسوم کیا ہے۔ چنانچہ لباس التقویٰ قرآن شریف کا لفظ ہے۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ روحانی خوبصورتی اور روحانی زینت تقویٰ سے ہی پیدا ہوتی ہے اور تقویٰ یہ ہے کہ انسان خدا کی تمام امانتوں اور ایمانی عہد اور ایسا ہی مخلوق کے تمام امانتوں اور عہد کی حتی الوسع رعایت رکھے۔ یعنی ان کے دقیق در دقیق پہلوؤں پر تا بہ مقدور کاربند ہو جائے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص 51-52)

تقویٰ کی برکت

حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں۔

"تذکرۃ الاولیاء میں ہے کہ ایک شخص چاہتا تھا کہ وہ لوگوں کی نظر میں بڑا قابل اعتماد بنے اور لوگ اسے نمازی اور روزہ دار اور بڑا پاکباز کہیں اور اسی نیت سے وہ نماز لوگوں کے سامنے پڑھتا اور نیکی کے کام کرتا تھا مگر وہ جس گلی میں جاتا اور جدھر اس کا گذر ہوتا تھا لوگ اسے کہتے تھے کہ یہ دیکھو کہ یہ شخص بڑا ریاکار ہے اور اپنے آپ کو لوگوں میں نیک مشہور کرنا چاہتا ہے۔ پھر آخرکار اس کے دل میں ایک دن خیال آیا کہ میں کیوں اپنی عاقبت کو برباد کرتا ہوں خدا جانے کس دن مر جاؤں گا کیوں اس لعنت کو اپنے لئے تیار کر رہا ہوں میں نے خدا کی نماز ایک دفعہ بھی نہ پڑھی۔ اس نے صاف دل ہو کر پورے صدق و صفا اور سچے دل سے توبہ کی اور اس وقت سے نیت کر لی کہ میں سارے نیک اعمال لوگوں کی نظروں سے پوشیدہ کیا کروں گا اور کبھی کسی کے سامنے نہ کروں گا۔ چنانچہ اس نے ایسا کرنا شروع کر دیا اور یہ پاک تبدیلی اس میں بھر گئی۔ نہ صرف زبان تک ہی محدود رہی۔ پھر اس کے بعد لکھا ہے کہ اس نے اپنے آپ کو بظاہر ایسا بنالیا۔ کہ تارک صوم و صلوٰۃ ہے اور گندہ اور خراب آدمی ہے مگر اندرونی طور پر پوشیدہ اور نیک اعمال بجالاتا تھا۔ پھر وہ جدھر جاتا اور جدھر اس کا گذر ہوتا تھا لوگ اور لڑکے اسے کہتے تھے کہ دیکھو یہ شخص بڑا نیک اور پارسا ہے یہ خدا کا پیارا اور اس کا برگزیدہ ہے۔

غرض اس سے یہ ہے کہ قبولیت اصل میں آسمان سے نازل ہوتی ہے اولیاء اور نیک لوگوں کا یہی حال ہوتا ہے کہ وہ اپنے اعمال کو پوشیدہ رکھا کرتے ہیں وہ اپنے صدق و صفا کو دوسروں پر ظاہر کرنا عیب جانتے ہیں۔ ہاں بعض ضروری امور کو جن کی اجازت شریعت نے دی ہے یا دوسروں کو تعلیم کے لئے اظہار بھی کیا کرتے ہیں۔" (ملفوظات جلد پنجم ص 249-250)

تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الاول)

تقویٰ عظیم الشان نعمت اور فضل ہے جسے ملے۔ انسان اپنی ضروریات زندگی میں کیسا مضطرب اور بے قرار ہوتا ہے خصوصاً رزق کے معاملہ میں لیکن متقی ایسی جگہ سے رزق پاتا ہے کہ کسی کو تو کیا معلوم ہوتا ہے خود اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوتا۔ (-) انسان بسا اوقات بہت قسم کی تنگیوں میں مبتلا ہوتا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ متقی کو ہر تنگی سے نجات دیتا ہے جیسے فرمایا (-) انسان کی سعادت اور نجات کا انحصار علوم الٰہیہ پر ہے کیونکہ جب تک کتاب اللہ کا علم ہی نہ ہو وہ نیکی اور بدی اور احکام رب العالمین سے آگاہی اور اطلاع کیونکر پا سکتا ہے مگر تقویٰ ایک ایسی کلید ہے کہ کتاب اللہ کے علوم کے دروازے اسی سے کھلتے ہیں اور خود اللہ تعالیٰ متقی کا معلم ہو جاتا ہے (-) انسان اپنے دشمنوں سے کس قدر حیران ہوتا اور ان سے گھبراتا ہے لیکن متقی کو کیا خوف۔ اس کے دشمن ہلاک ہو جاتے ہیں۔

(-) اللہ تعالیٰ سے دُوری اور بُعد ساری نامرادیوں اور ناکامیوں کی اصل ہے مگر متقی کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہوتا ہے (-) تقویٰ ایسی چیز ہے جو انسان کو اپنے مولیٰ کا محبوب بناتی ہے (-) تقویٰ کے باعث اللہ تعالیٰ متقی کے لئے متکفل ہو جاتا ہے اور اس سے ولایت ملتی ہے (-) پھر تقویٰ ایسی چیز ہے کہ دعاؤں کو قبولیت کے لائق بنا دیتا ہے۔ (-) بلکہ اس کے ہر فعل میں قبولیت ہوتی ہے۔

غرض تقویٰ جیسی چیز کی طرف توجہ دلائی ہے اور تقویٰ نام ہے اعتقاداتِ صحیحہ۔ اقوالِ صادقہ۔ اعمالِ صالحہ۔ علومِ حقہ۔ اخلاقِ فاضلہ۔ ہمتِ بلند۔ شجاعت و استقلال۔ عفت۔ حلم۔ قناعت۔ صبر کا۔ حسنِ ظن باللہ۔ تواضع۔ صادقوں کے ساتھ ہونے کا۔

پس تقویٰ اپنے رب کا اختیار کرو۔

(حقائق الفرقان جلد دوم ص 3)

تقویٰ کے حصول کا یہ ذریعہ ہے کہ انسان اپنے عقائد اور اعمال کا محاسبہ کرے اور اس امر کو ہمیشہ مدنظر رکھے (یقیناً اللہ تعالیٰ تم پر نگران ہے) جب تم یہ یاد رکھو گے کہ اللہ تعالیٰ تمہارے حال کا نگران ہے تو ہر قسم کی بے حیائی اور بدکاری کی راہ سے جو تقویٰ سے دور پھینک دیتی ہے بچ سکو گے۔ دیکھو کسی عظیم الشان انسان کے سامنے انسان بدی کے ارتکاب کا حوصلہ نہیں کر سکتا۔ ہر ایک بدی کرنے والا اپنی بدی کو مخفی رکھنا چاہتا ہے پھر جب خداتعالیٰ کو رقیب اور بصیر مانے گا اور اس پر سچا ایمان لائے گا تو پھر ایسے ارتکاب سے بچ جائے گا۔

(حقائق الفرقان جلد اول ص 4)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

محترم مولانا دوست محمد شاہد مورخ احمدیت

عالمِ روحانی کے لعل و جواہر

استغناء اور فیاضی کا دلکش امتزاج

امام عصر کی اگر قلمی تصویر کھینچی جائے تو اس میں شان استغناء کا رنگ بہت نمایاں ہو گا۔ حضرت قبل از ماموریت قیام سیالکوٹ کے بعد جب واپس قادیان تشریف لے آئے تو ریاست کپور تھلہ کی طرف سے آپ کو سررشتہ تعلیم کی افسری کی پیشکش کی گئی مگر آپ نے یکسر انکار کر دیا اور حضرت والد صاحب کو عرض کیا۔

"میں کوئی نوکری کرنی نہیں چاہتا ہوں دو جوڑے کھدر کے بنا دیا کرو اور روٹی جیسی بھی ہو بھیج دیا کرو"

(سیرت مسیح موعود جلد اول نمبر دوم صفحہ 185 از حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی۔ اشاعت ستمبر 1915ء مطبوعہ سٹیم پریس لاہور)

اب پیکر قناعت کی قلمی تصویر کا دوسرا رخ حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے قلم حقیقت رقم کے الفاظ میں ملاحظہ ہو۔ فرماتے ہیں:-

"ایک دن دوپہر کے وقت ہم بیت مبارک میں بیٹھے کھانا کھا رہے تھے کہ کسی نے اس کھڑکی کو کھٹکھٹایا جو کوٹھڑی سے بیت مبارک میں کھلتی تھی۔ میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا حضرت مسیح موعود تشریف لائے ہیں۔ آپ کے ہاتھ میں ایک طشتری ہے جس میں ایک ران بھنے گوشت کی ہے وہ حضور نے مجھے دی...... اور ہم سب نے بہت خوشی سے اسے کھایا

اس شفقت و محبت کا اثر اب تک میرے دل میں ہے اور جب بھی اس واقعہ کو یاد کرتا ہوں میرا دل خوشی اور فخر کے جذبات سے لبریز ہو جاتا ہے۔

(شمائل احمد صفحہ 64-65 مرتبہ چوہدری مشتاق احمد صاحب باجوہ مہتمم اطفال خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان اشاعت دسمبر 1943ء)

خدا دیکھنے کا مطالبہ اور حضرت کی انقلاب آفریں گفتگو

کپور تھلہ کی جماعت کے بانی اور گلستان احمدیت کے گل سر سید حضرت منشی ظفر احمد صاحب کی ایک حقیقت افروز اور روح پرور روایت:-

"کلکتہ کا ایک برہمن مجسٹریٹ...... قادیان آیا اور حضور کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میں خدا کا قائل نہیں ہوں اور سنی سنائی باتوں پر یقین نہیں رکھتا کیا آپ مجھے خدا دکھا دیں گے...... حضور نے فرمایا کہ آپ لنڈن گئے ہیں' اس نے کہا نہیں فرمایا لنڈن کوئی شہر ہے اس نے کہا ہے۔ سب جانتے ہیں۔ فرمایا آپ لاہور تشریف لے گئے ہیں۔ اس نے کہا میں لاہور میں بھی نہیں گیا۔ فرمایا قادیان آپ کبھی پہلے بھی تشریف لائے تھے۔ اس نے کہا نہیں۔ فرمایا کس طرح معلوم ہوا کہ قادیان کوئی جگہ ہے اور وہاں پر کوئی ایسا شخص ہے جو تسلی کر سکتا ہے۔ اس نے کہا سنا تھا۔ آپ نے ہنس کر فرمایا

آپ کا سارا دارومدار سماعت پر ہی ہے اور اس پر پورا یقین رکھتے ہو

پھر آپ نے ہستی باری تعالیٰ پر تقریر فرمائی اور سامعین پر اس کا ایسا اثر ہوا کہ ایک کیفیت طاری ہو گئی"

جہاں تک برہمن مجسٹریٹ کا تعلق ہے اس نے جلدی سے یکہ منگوایا اور سوار ہو گیا۔ حضرت حکیم مولانا نور الدین صاحب نے فرمایا آپ ایسی جلدی کیوں جاتے ہیں اس نے جواب دیا۔

"میں (احمدی) ہونے کی تیاری کر کے نہیں آیا تھا اور مجھے پورا یقین ہے کہ اگر رات کو میں یہاں رہا تو صبح ہی مجھے (احمدی) ہونا پڑے گا

مجھے خدا پر ایسا یقین آگیا ہے کہ گویا میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے

میرے بیوی اور بچے ہیں ان سے مشورہ کر لوں اگر وہ متفق ہوئے تو پھر آؤں گا"

(رفقاء احمد جلد چہارم صفحہ 113-114 مولفہ ملک صلاح الدین صاحب ایم اے طبع اول اکتوبر 1957ء)

؎ کس قدر ظاہر ہے نور اس مبدء الانوار کا
بن رہا ہے سارا عالم آئینہ ابصار کا

آنکھ کے اندھوں کو حائل ہوگئے سو سو حجاب
ورنہ تھا قبلہ ترا رخ کافر و دیندار کا

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

یہ محبتوں کا لشکر

حضرت خلیفتہ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا پاکیزہ کلام

جو اجازت ہو تو عاشق درِ یار تک تو پہنچے
یہ ذرا سی اک نگارش ہے۔ نِگار تک تو پہنچے

دلِ بے قرار قابو سے نِکل چکا ہے۔ یا ربّ
یہ نِگاہ رکھ کہ پاگل سرِ دار تک تو پہنچے

جو گلاب کے کٹوروں میں شرابِ ناب بھر دے
وہ نسیمِ آہ۔ پھولوں کے نکھار تک تو پہنچے

کچھ عَجَب نہیں کہ کانٹوں کو بھی پھول پھَل عطا ہوں
مری چاہ کی حَلاوت رگِ خار تک تو پہنچے

یہ محبّتوں کا لشکر جو کرے گا فتحِ خیبر
ذرا تیرے بُغض و نفرت کے حصار تک تو پہنچے

مجھے تیری ہی قَسَم ہے کہ دوبارہ جی اُٹھوں گا
ترا نفخِ رُوح میرے دلِ زار تک تو پہنچے

جو نہیں شمار اُن میں تو غُراب پَر شکستہ
ترے پاک صاف بگلوں کی قطار تک تو پہنچے

تری بے حساب بخشش کی گلی گلی نِدا دُوں
یہ نوید تیرے چاکر گنہگار تک تو پہنچے

یہ شجر خزاں رسیدہ ہے مجھے عزیز یا رب
یہ اِک اور وصلِ تازہ کی بہار تک تو پہنچے

جنہیں اپنی حبلِ جاں میں نہ مِلا سُراغ تیرا
وہ خود اپنی ہی اَنا کے بُتِ نار تک تو پہنچے

کِسے فکرِ عاقبت ہے۔ انہیں بس یہی بہت ہے
کہ رہینِ مرگ "داتا" کے مزار تک تو پہنچے

ہے عوام کے گناہوں کا بھی بوجھ اس پہ بھاری
یہ خبر کسی طریقے سے حمار تک تو پہنچے

یہ خبر ہے گرم یا رب کہ سوار خواہد آمد
کروں نقدِ جاں نچھاور۔ مرے دار تک تو پہنچے

وہ جوانِ بَرق پا ہے۔ وہ جمیل و دِلرُبا ہے
مرا نالہ اس کے قدموں کے غبار تک تو پہنچے

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نماز تذلّل اور انکساری کا بلند مقام ہے

نماز کے متعلق حضرت مسیح موعود کے ارشادات

خدا سے دل لگانے کا نام نماز ہے

نماز کیا ہے؟ یہی کہ اپنے عجز و نیاز اور کمزوریوں کو خدا کے سامنے پیش کرنا۔ اور اسی سے اپنی حاجت روائی چاہنا۔ کبھی اس کی عظمت اور اس کے احکام کی بجاآوری کے واسطے دست بستہ کھڑا ہونا اور کبھی کمال مذلت اور فروتنی سے اس کے آگے سجدہ میں گر جانا۔ اس سے اپنی حاجات مانگنا۔ یہی نماز ہے۔ ایک سائل کی طرح کبھی اس مسئول کی تعریف کرنا کہ تو ایسا ہے۔ تو ایسا ہے۔ اس کی عظمت اور جلال کا اظہار کر کے اس کی رحمت کو جنبش دلانا۔ پھر اس سے مانگنا۔ پس جس دین میں یہ نہیں وہ دین ہی کیا ہے۔ انسان ہر وقت محتاج ہے۔ اس سے اس کی رضا کی راہیں مانگتا رہے اور اس کے فضل کا اسی سے خواستگار ہو۔ کیونکہ اسی کی دی ہوئی توفیق سے کچھ کیا جا سکتا ہے۔

اے خدا ہم کو توفیق دے کہ ہم تیرے ہو جائیں اور تیری رضا پر کاربند ہو کر تجھے راضی کر لیں۔ خدا تعالیٰ کی محبت اسی کا خوف اسی کی یاد میں دل لگا رہنے کا نام نماز ہے اور یہی دین ہے۔ پھر جو شخص نماز ہی سے فراغت حاصل کرنی چاہتا ہے اس نے حیوانوں سے بڑھ کر کیا کیا۔ وہی کھانا پینا اور حیوانوں کی طرح سو رہنا۔ یہ تو دین ہرگز نہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 254-253)

نماز عرض اور التجا ہے

نماز میں کیا ہوتا ہے۔ یہی کہ عرض کرتا ہے۔ التجاء کے ہاتھ بڑھاتا ہے اور دوسرا اس کی غرض کو اچھی طرح سنتا ہے۔ پھر ایک ایسا وقت بھی ہوتا ہے کہ جو سنتا تھا وہ بولتا ہے اور گذارش کرنے والے کو جواب دیتا ہے نمازی کا یہی حال ہے۔ خدا کے آگے سربسجود رہتا ہے اور خدا تعالیٰ کو اپنے مصائب اور حوائج سناتا ہے۔ پھر آخر سچی اور حقیقی نماز کا یہ نتیجہ ہوتا ہے کہ ایک وقت جلد آ جاتا ہے کہ خدا تعالیٰ اس کے جواب کے واسطے بولتا ہے اور اس کو جواب دے کر تسلی دیتا ہے۔ بھلا یہ بجز حقیقی نماز کے ممکن ہے۔ ہرگز نہیں اور پھر جن کا خدا ہی ایسا نہیں وہ بھی گئے گذرے ہیں۔ ان کا کیا دین اور کیا ایمان ہے وہ کس امید پر اپنے اوقات ضائع کرتے ہیں۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 255، 256)

نماز کا حق ادا کرنا چھوٹی بات نہیں

یہ مت خیال کرو کہ جو نماز کا حق تھا۔ ہم نے ادا کر لیا یا دعا کا جو حق تھا وہ ہم نے پورا کیا ہرگز نہیں۔ دعا اور نماز کے حق کا ادا کرنا چھوٹی بات نہیں۔ یہ تو ایک موت اپنے اوپر وارد کرنی ہے۔ نماز اس بات کا نام ہے کہ جب انسان اسے ادا کرتا ہو تو یہ محسوس کرے کہ اس جہان سے دوسرے جہان میں پہنچ گیا ہوں۔ بہت سے لوگ ہیں جو کہ اللہ تعالیٰ پر الزام لگاتے ہیں اور اپنے آپ کو بَری خیال کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے تو نماز بھی پڑھی اور دعا بھی کی ہے۔ مگر قبول نہیں ہوتی۔ یہ ان لوگوں کا اپنا قصور ہوتا ہے۔ نماز اور دعا جب تک انسان غفلت اور کسل سے خالی نہ ہو تو وہ قبولیت کے قابل نہیں ہوا کرتی۔ اگر انسان ایک ایسا کھانا کھائے جو کہ بظاہر تو میٹھا ہے۔ مگر اس کے اندر زہر ملی ہوئی ہے تو مٹھاس سے وہ زہر معلوم تو نہ ہو گا مگر پیشتر اس کے کہ مٹھاس اپنا اثر کرے۔ زہر پہلے ہی اثر کر کے کام تمام کر دے گا۔ یہی وجہ ہے کہ غفلت سے بھری ہوئی دعائیں قبول نہیں ہوتیں۔ کیونکہ غفلت اپنا اثر پہلے کر جاتی ہے۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 319-318)

نماز دعا ہے

کوشش کرو کہ پاک ہو جاؤ کہ انسان پاک کو تب پاتا ہے کہ خود پاک ہو جاوے مگر تم اس نعمت کو کیونکر پا سکو اس کا جواب خود خدا نے دیا ہے۔ جہاں قرآن میں فرماتا ہے (-) یعنی نماز اور صبر کے ساتھ خدا سے مدد چاہو۔ نماز کیا چیز ہے؟ وہ دعا ہے جو تسبیح، تحمید، تقدیس اور استغفار اور درود کے ساتھ تضرع سے مانگی جاتی ہے۔ سو جب تم نماز پڑھو تو بے خبر لوگوں کی طرح اپنی دعاؤں میں صرف عربی الفاظ کے پابند نہ رہو۔ کیونکہ ان کی نماز اور ان کا استغفار سب رسمیں ہیں۔ جن کے ساتھ کوئی حقیقت نہیں۔ لیکن تم جب نماز پڑھو تو بجز قرآن کے جو خدا کا کلام ہے اور بجز بعض ادعیہ ماثورہ کے کہ وہ رسول کا کلام ہے۔ باقی اپنی تمام عام دعاؤں میں اپنی زبان میں ہی الفاظ متضرعانہ ادا کر لیا کرو۔ تاکہ تمہارے دلوں پر اس عجز و نیاز کا کچھ اثر ہو۔

(کشتی نوح)

تعلق باللہ کا سچا اور حقیقی ذریعہ نماز ہے

بیشک اصل اور سچ یونہی ہے۔ جب تک انسان کامل طور پر توحید پر کاربند نہیں ہوتا۔ اس میں (دین) کی محبت اور عظمت قائم نہیں ہوتی........ جب تک برے ارادے ناپاک اور گندے منصوبے بھسم نہ ہوں انانیت اور شیخی دور ہو کر نیستی اور فروتنی نہ آئے۔ خدا کا سچا بندہ نہیں کہلا سکتا اور عبودیت کاملہ کے سکھانے کے لئے بہترین معلم اور افضل ترین ذریعہ نماز ہی ہے۔ میں پھر تمہیں بتلاتا ہوں کہ اگر خدا تعالیٰ سے سچا تعلق۔ حقیقی ارتباط قائم کرنا چاہتے ہو۔ تو نماز پر کاربند ہو جاؤ اور ایسے کاربند بنو کہ تمہارا جسم نہ تمہاری زبان بلکہ تمہاری روح کے ارادے اور جذبے سب کے سب ہمہ تن نماز ہو جائیں۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 170)

نماز ایک گاڑی ہے

اصل میں قاعدہ ہے کہ اگر انسان نے کسی خاص منزل پر پہنچنا ہے تو اس کے واسطے چلنے کی ضرورت ہوتی ہے۔ جتنی لمبی وہ منزل ہو گی۔ اتنا ہی زیادہ تیزی کوشش اور محنت اور دیر تک اسے چلنا ہو گا۔ سو خدا تعالیٰ تک پہنچنا بھی تو ایک منزل ہے اور اس کا بعد اور دوری بھی لمبی۔ پس جو شخص خدا تعالیٰ سے ملنا چاہتا ہے اور اس کے دربار میں پہنچنے کی خواہش رکھتا ہے۔ اس کے واسطے نماز ایک گاڑی ہے جس پر سوار ہو کر وہ جلد تر پہنچ سکتا ہے۔ جس نے نماز ترک کر دی وہ کیا پہنچے گا۔ (ملفوظات جلد 5 صفحہ 255)

نماز کے پانچ اوقات اور ان کا فلسفہ

یہ بھی یاد رکھو کہ یہ جو پانچ وقت نماز کے لئے مقرر ہیں۔ یہ کوئی تحکم اور جبر کے طور پر نہیں۔ بلکہ اگر غور کرو تو یہ دراصل روحانی حالتوں کی ایک عکسی تصویر ہے۔ دلوک کے معنوں میں گو اختلاف ہے، لیکن دوپہر کے ڈھلنے کے وقت کا نام دلوک ہے اب دلوک سے لیکر پانچ نمازیں رکھ دیں۔ اس میں حکمت اور سرّ کیا ہے۔ قانون قدرت دکھاتا ہے کہ روحانی تذلل اور انکسار کے مراتب بھی دلوک ہی سے شروع ہوتے ہیں اور پانچ ہی حالتیں آتی ہیں۔ پس یہ طبعی نماز بھی اس وقت سے شروع ہوتی ہے۔ جب حزن اور ہم و غم کے آثار شروع ہوتے ہیں۔ اس وقت جبکہ انسان پر کوئی آفت یا مصیبت آتی ہے تو کس قدر تذلل اور انکساری کرتا ہے۔ اب اس وقت اگر زلزلہ آوے تو تم سمجھ سکتے ہو کہ طبیعت میں کیسی رقت اور انکساری پیدا ہو جاتی ہے۔ اسی طرح پر سوچو کہ اگر مثلاً کسی شخص پر نالش ہو جائے تو سمن یا وارنٹ آنے پر اس کو معلوم ہو گا کہ فلاں دفعہ فوجداری یا دیوانی میں نالش ہوئی ہے۔ اب بعد مطالعہ وارنٹ اس کی حالت میں گویا نصف النہار کے بعد زوال شروع ہوا۔ کیونکہ وارنٹ یا سمن تک تو اسے کچھ معلوم نہ تھا۔ اب خیال پیدا ہوا کہ خدا جانے ادھر وکیل ہو یا کیا ہو۔ اس قسم کے تردداات اور تفکرات سے جو زوال پیدا ہوتا ہے۔ یہ وہی حالت دلوک ہے اور یہ پہلی حالت ہے جو نماز ظہر کے قائمقام ہے اور اس کی عکسی حالت نماز ظہر ہے۔

اب دوسری حالت اس پر وہ آتی ہے جبکہ وہ کمرۂ عدالت میں کھڑا ہے فریق مخالف اور عدالت کی طرف سے سوالات جرح ہو رہے ہیں اور وہ ایک عجیب حالت ہوتی ہے۔ یہ وہ حالت اور وقت ہے جو نماز عصر کا نمونہ ہے۔ کیونکہ عصر گھونٹنے اور نچوڑنے کو کہتے ہیں۔

جب حالت اور بھی نازک ہو جاتی ہے اور فرد قرارداد جرم لگ جاتی ہے تو یاس اور ناامیدی بڑھتی ہے۔ کیونکہ اب خیال ہوتا ہے کہ سزا مل جاوے گی۔ یہ وہ وقت ہے جو مغرب کی نماز کا عکس ہے۔

پھر جب حکم سنایا گیا اور کنسٹیبل یا کورٹ انسپکٹر کے حوالہ کیا گیا تو وہ روحانی طور پر نماز عشاء کی عکسی تصویر ہے۔ یہاں تک کہ نماز کی صبح صادق ظاہر ہوئی اور ان مع العسر یسرا کی حالت کا وقت آ گیا۔ تو روحانی نماز فجر کا وقت آ گیا۔ اور فجر کی نماز اس کی عکسی تصویر ہے۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 151-150)

انسانی حالات کا فوٹو

پنجگانہ نمازیں کیا چیز ہیں۔ وہ تمہارے حالات کا فوٹو ہے تمہاری زندگی کے لازم حال پانچ تغیر ہیں۔ جو بلا کے وقت تم پر وارد ہوتے ہیں اور تمہاری فطرت کے لئے ان کا وارد ہونا ضروری ہے۔ پہلے جبکہ تم مطلع کئے جاتے ہو کہ تم پر ایک بلا آنے والی ہے۔ مثلاً جیسے تمہارے نام عدالت سے ایک وارنٹ جاری ہوا۔ یہ پہلی حالت ہے جس نے تمہاری تسلی اور خوشحالی میں خلل ڈالا۔ سو یہ حالت زوال کے وقت سے مشابہ ہے کیونکہ اس سے تمہاری خوشحالی میں زوال آنا شروع ہوا۔ اس کے مقابل پر نماز ظہر متعین ہوئی۔ جس کا وقت زوال آفتاب سے شروع ہوتا ہے۔

دوسرا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے جبکہ تم بلا کے محل سے بہت نزدیک کئے جاتے ہو۔ مثلاً جبکہ تم بذریعہ وارنٹ گرفتار ہو کر حاکم کے سامنے پیش ہوتے ہو۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارا خوف سے خون خشک ہو جاتا ہے اور تسلی کا نور تم سے رخصت ہونے کو ہوتا ہے۔ سو یہ حالت تمہاری اس وقت سے مشابہ ہے۔ جبکہ آفتاب سے نور کم ہو جاتا ہے اور نظر اس پر جم سکتی ہے اور صریح نظر آتا ہے کہ اب اس کا غروب نزدیک ہے اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عصر مقرر ہوئی۔

تیسرا تغیر تم پر اس وقت آتا ہے جو اس بلا سے رہائی پانے کی بکلی امید منقطع ہو جاتی ہے۔ مثلاً جیسے تمہارے نام فرد قرارداد جرم لکھی جاتی ہے اور مخالفانہ گواہ تمہاری ہلاکت کے لئے گذر جاتے ہیں۔ یہ وہ وقت ہے کہ جب تمہارے حواس خطا ہو جاتے ہیں اور تم اپنے تئیں ایک قیدی سمجھنے لگتے ہو۔ سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ آفتاب غروب ہو جاتا ہے اور تمام امیدیں دن کی روشنی کی ختم ہو جاتی ہیں۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز مغرب مقرر ہے۔

چوتھا تغیر اس وقت تم پر آتا ہے کہ جب بلا تم

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم مسعود احمد سلیمان صاحب

صحبتِ صالحین اور اسکے آداب

حضرت مسیح موعود (علیہ السلام) صحبت صالحین کے مضمون کو بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"اصلاح نفس کی ایک راہ اللہ تعالیٰ نے یہ بتائی ہے کہ کونوا مع الصادقین یعنی جو لوگ قولی، فعلی، عملی اور حالی رنگ میں سچائی پر قائم ہیں۔ ان کے ساتھ رہو' اس سے پہلے فرمایا (-) ایمان والو تقویٰ اللہ اختیار کرو۔ اس سے یہ مراد ہے۔ پہلے ایمان ہو۔ پھر سنت کے طور پر بدی کی جگہ کو چھوڑ دے اور صادقوں کی صحبت میں رہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 505)

نیک صحبت کا اثر

فرمایا "اس میں بڑا نکتہ معرفت یہی ہے کہ چونکہ صحبت کا اثر ضرور ہوتا ہے اس لئے ایک راستباز کی صحبت میں رہ کر انسان راستبازی سیکھتا ہے۔ اور اس کے پاک انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے۔ جو اس کو خدا تعالیٰ پر ایک سچا یقین اور بصیرت عطا کرتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم ص 506)

امام کی آواز سننا فرض ہے

آنحضور ﷺ نے امام کی صحبت میں رہنا' اس کی آواز سننے کو بھی فرض قرار دیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

(السمع والطاعہ حق

امام کی آواز سننا اور اطاعت کرنا حق واجب ہے۔ (بخاری کتاب الجہاد باب السمع والطاعۃ للامام)

یعنی صرف اطاعت کرنا کافی نہیں بلکہ اطاعت کے لئے امام کی باتوں کو سننا' اس کے ارشادات اور احکام کا علم پانا بھی فرض ہے۔ یہ نہ ہو کہ نظام تمہیں تلاش کر کر کے تمہیں تمہاری ذمہ داریاں بتائے بلکہ تم خود شوق سے سنو۔ اپنے امام کی اپنے نظام کی آواز کو سنو۔

صحابہؓ کا نمونہ

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے اس نصیحت پر پورا پورا عمل کیا اور اپنے پیارے آقا حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ کی مجالس سے خوب خوب استفادہ کیا۔ آپ کی صحبت کا حق ادا کیا۔ ان میں سے بعض تو اس خوف سے کہ کہیں آپ کی کوئی بات سننے سے محروم نہ رہ جائیں اپنا گھر بار چھوڑ چھاڑ کر آپ کے در پر دھونی رما کر بیٹھ گئے۔ انہیں ہم اصحاب صفّہ کہتے ہیں ان کی تعداد 70 سے بھی زائد تھی۔

بعض صحابہؓ جو نسبتاً دور رہتے تھے وہ بھی اپنے کاموں کا حرج کر کے ضرور آنحضور ﷺ کی صحبت کا فیض پانے کے لئے وقتاً فوقتاً آتے رہتے۔ بعض نے تو باریاں مقرر کی ہوئی تھیں۔

مثلاً حضرت عمر رضی اللہ عنہ مدینہ منورہ کے پاس "عوالی المدینہ" میں رہتے تھے اس لئے ہر روز حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر نہیں ہو سکتے تھے۔ مگر خواہش یہی تھی کہ روزانہ آپؐ کے پاس جائیں۔ آپ کی باتیں سنیں اور آپؐ کی صحبت میں وقت گزاریں۔ چنانچہ انہوں نے اس کا حل یہ ڈھونڈا کہ اپنے ایک انصاری ہمسایہ سے مل کر یہ طے کیا کہ ایک دن آپ حضور ﷺ کی خدمت میں مدینہ جایا کریں گے۔ آپؐ کی تمام باتیں سنیں گے اور آکر اپنے انصاری ہمسایہ کو سنائیں گے اور دوسرے دن آپؐ کا انصاری ہمسایہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا کرے گا۔ اور واپس آکر حضرت عمرؓ کو حضور ﷺ کے تازہ ارشادات اور تازہ وحی جو نازل ہوئی ہوگی سنایا کرے گا۔

(بخاری کتاب المظالم باب الغرفہ)

امام کی باتیں نہایت ادب اور توجہ سے سنی جائیں

آنحضور ﷺ نے "السمع" کے مضمون کو آگے بڑھاتے ہوئے تلقین فرمائی کہ جب تمہارا امام تم سے مخاطب ہو تو بڑے ادب سے' بڑی توجہ سے' بڑے وقار سے اس کی بات سنی جائے۔ اور اس دوران آپس میں کوئی بات نہ کی جائے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ روایت بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تم اپنے کسی ساتھی کو خاموش کروانے کے لئے (انصت) کہو یعنی خاموش ہو جا۔ تو تب بھی تم نے ایک لغو بات کی ہے۔

(بخاری کتاب الجمعہ باب الانصات یوم الجمعہ والامام یخطب)

مراد یہ ہے کہ اگر ایسی صورتحال ہو کہ ساتھ کچھ لوگ باتیں کر رہے ہوں تو انہیں زبان سے بول کر خاموش کروانا بھی مناسب نہیں کیونکہ اس سے اور شور ہوگا۔ ایسے موقعہ پر صرف اشارے سے خاموش کروایا جا سکتا ہے۔ پس امام کے خطاب کے دوران اس حد تک اس کی گفتگو سننے میں احتیاط کرنی چاہئے۔ اور مکمل خاموشی اور پوری توجہ سے اس کی بات سننی چاہئے۔

صحابہ کرام نے ان نصائح پر کس شان سے عمل کیا۔ اس کی چند مثالیں ملاحظہ ہوں۔

اونٹ کی رال ٹپکتی رہی

ایک صحابی بیان کرتے ہیں کہ حجۃ الوداع کے موقعہ پر آنحضور ﷺ خطاب فرما رہے تھے۔ میں اونٹ کے منہ کے نیچے کھڑا تھا۔ آپ کا خطاب سننے میں اس قدر محو تھا۔ کہ اپنی کچھ ہوش نہ تھی۔ چنانچہ خطاب کے دوران اونٹ نے جگالی کرنا شروع کی۔ اور اس کے منہ کی رال ٹپک ٹپک کر میرے سر پر پڑنے لگی۔ مگر مجھے ذرہ برابر احساس نہ ہوا۔ یہاں تک کہ وہ میرے سر سے ہوتی ہوئی منہ سے نیچے گرنے لگی مگر مجھے اس کا خیال تک نہ آیا۔ جب آپؐ کا خطاب ختم ہوا تب مجھے معلوم ہوا کہ میرا منہ تو تر بتر ہو چکا ہے۔

سروں پر پرندے بیٹھے ہوں

حضرت اسامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضور ﷺ کی مجلس میں آپ کے صحابہ یوں خاموش' وقار' مؤدب طریق پر اور ہمہ تن گوش ہو کر بیٹھے ہوتے تھے کہ

کانّما علیٰ رؤسھم الطیر

(ابو داؤد کتاب الطب باب فی الرجل یتداوی)

گویا ان کے سروں پر پرندے بیٹھے ہوں۔ جو ذرا سی بھی حرکت کی تو وہ اڑ جائیں گے۔ یوں صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین بالکل بے حرکت نہایت ادب اور وقار کے ساتھ اپنے آقا کے فرمودات' ارشادات سننے کے لئے زانوئے تلمذ طے کئے ہوتے تھے۔

فرشتے تم سے مصافحہ کریں

آنحضور ﷺ کی پاکیزہ مجالس اور پاک صحبت میں جب صحابہ اخلاص ادب اور باقاعدگی کے ساتھ جاتے تو ان کی کایا ہی پلٹ جاتی۔ ان کے خیالات بدل جاتے' ان کے احساسات تبدیل ہو جاتے' ان کے جذبات بدل جاتے۔ گویا وہ کسی اور دنیا میں چلے جاتے۔

چنانچہ حضرت حنظلہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن میں بہت پریشان حال تھا کہ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ مجھے ملے اور تعجب سے پوچھا اے حنظلہ تجھے کیا ہو گیا ہے؟ میں نے کہا نافق حنظلہ، حنظلہ تو منافق ہو گیا ہے۔ حضرت ابو بکرؓ نے اور تعجب سے فرمایا۔

سبحان اللہ یہ تم کیا کہہ رہے ہو۔ میں نے کہا بات یہ ہے کہ جب ہم حضور ﷺ کی مجالس میں ہوتے ہیں اور آپؐ ہم سے جنت و دوزخ کا ذکر کرتے ہیں تو آپؐ کا کلام سن کر اور ان کی مجلس میں بیٹھ کر یوں معلوم ہوتا ہے کہ گویا کہ ہم اپنی آنکھوں سے جنت اور دوزخ کے نظارے کر رہے ہوتے ہیں۔ مگر جب ہم حضور ﷺ کی مجلس سے نکل کر اپنے گھر اور اہل و عیال کی طرف آتے ہیں اور اپنے دنیاوی کاروبار میں مصروف ہوتے ہیں تو وہ حالت جاتی رہتی ہے۔ اور ہم بھولنے لگتے ہیں۔ تو گویا ان دو حالتوں میں مبتلا ہوں۔ یہ سن کر حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے فرمایا۔ اللہ کی قسم میری بھی یہی حالت ہے۔

پھر حضرت حنظلہؓ اور ابو بکرؓ آنحضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرت حنظلہ نے حضور ﷺ سے یہ سارا ماجرا کہہ سنایا۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا۔

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ اگر تم ہمیشہ اسی حالت میں رہو جس حالت میں تم میرے پاس ہوتے ہو تو فرشتے تم سے مصافحے کریں تمہارے بستروں پر اور تمہارے راستوں میں۔ مگر اے حنظلہ یہ تو وقت وقت کی بات ہے۔

(مسلم کتاب التوبہ باب فضل دوام الذکر والفکر)

پس صحابہ کرامؓ نے صحبت صالحین کے مضمون کو اچھی طرح سمجھا اور عمل کر کے اس کا حق ادا کر دیا۔ اپنے آقا کی کسی بات کو بھی ضائع نہیں ہونے دیا۔ آپ کے لبوں سے نکلنے والے ہر لفظ کو انہوں نے اپنے سینے میں جگہ دی۔ اور ان پر عمل پیرا ہوئے۔ اور یوں ان مجالس سے خوب استفادہ کیا جن میں ان کے آقا بیٹھا کرتے تھے۔ اور نازل ہونے والے آسمانی مائدہ سے خوب سیر ہوئے اور اترنے والے نور سے خوب حصہ پایا۔ اپنے دلوں کو منور کر لیا۔ اپنے گھروں کو روشن کر لیا۔ اور ہر قسم کی تاریکیوں کو اجالوں میں بدل دیا۔ ایک انقلاب عظیم برپا ہو گیا۔ جس کی تاریں ان پاک مجالس سے نکلتی تھیں جن میں ہمارے آقا و مولیٰ حضرت اقدس محمد رسول اللہ ﷺ رونق افروز ہوتے تھے۔

M.T.A کا انعام

آج خدا تعالیٰ نے ہمیں بھی اپنے موجودہ امام کی صحبت کا فیض پانے کے لئے M.T.A جیسی عظیم نعمت سے نوازا ہے۔ ہم جس ملک میں بھی ہوں۔ ہم جس خطے میں بھی ہوں۔ ہم شہر میں ہوں یا دیہات میں۔ ہر جگہ دنیا کے کناروں تک ہم جہاں بھی ہوں روزانہ اپنے پیارے امام کی مجالس میں شرکت کر سکتے ہیں۔ یہ کیسا خدا کا احسان ہے کہ ہم چل کر اس تک نہیں جاتے بلکہ ہمارے امام خود ہر جگہ پہنچتے ہیں۔

کوئی دنیا کا کونہ نہیں جہاں وہ موجود نہ ہوں۔ کوئی دنیا کی ایسی جگہ نہیں جو ان کی بابرکت مجالس سے محروم ہو۔ کوئی دنیا کا خطہ نہیں جو ان کی آواز کے زیر و بم سے خالی ہو۔ ہاں۔ مگر سننے کے کان چاہئیں' دیکھنے کی آنکھیں چاہئیں۔ وہ اخلاص اور محبت وہ توجہ اور شوق چاہئے جس کے ساتھ وہ دور ہونے کے باوجود قریب ہے اور جس کے بغیر وہ قریب ہونے کے باوجود دور رہے۔

اگر آج ہم اس دسترخواں سے محروم ہیں جو خدا نے ہمارے لئے بچھایا ہے تو قصور ہمارا ہے۔ اگر آج ہم اس آسمانی چشمہ سے دور ہیں جو خدا نے ہمارے لئے جاری کیا ہے تو قصور ہمارا ہے۔ کیونکہ دسترخوان تو بچھ چکا چشمہ تو جاری ہو چکا۔

پس آئیں آنحضور ﷺ کی ان پاک نصائح پر عمل کریں۔ اور صحابہ کرامؓ کی ان پاک راہوں پر چلیں جو انہوں نے ہمارے لئے پیچھے چھوڑی ہیں۔ اور اپنے امام سے وفا اور محبت کا تعلق بڑھاتے چلے جائیں۔ بڑھاتے چلے جائیں۔ M.T.A کی نعمت سے بھرپور حصہ پائیں۔ اور اپنی نسلوں میں بھی اسے منتقل کریں۔ اپنے امام کی مجالس میں روزانہ

باقی صفحہ 7 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خواجہ اطہر ظہور بٹ صاحب

ذیابیطس اور احتیاطی تدابیر

ذیابیطس کا مرض کوئی نیا مرض نہیں۔ اس بیماری کا آغاز انسان کی معاشرتی زندگی کے ساتھ ساتھ ہوا ہے۔ معلوم تاریخ سے اندازہ ہوتا ہے کہ اس مرض کا قبل از مسیح پتہ لگا لیا گیا تھا۔ قدیم رومن اطبا اس مرض سے واقف تھے۔ ہندوستان کے اطبا کی تصانیف میں اس مرض کا نسبتاً واضح بیان ملتا ہے۔ ذیابیطس ایک ایسا مرض ہے جس میں شکر جزو بدن بننے کی بجائے جسم سے پیشاب کے راستے خارج ہو جاتی ہے۔ اور جسم کے اکثر اعضا ضرورت کے مطابق خون سے اپنے حصے کی شوگر حاصل نہیں کر پاتے اور انسانی جسم شوگر سے ملنے والی توانائی سے محروم ہو جاتا ہے۔ ذیابیطس اسی توانائی سے محرومی کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی پیچیدگیوں کا نام ہے۔ ذیابیطس کے مریض میں انسولین کی کمی ہو جاتی ہے۔ یا پھر وہ غیر موثر ہو جاتی ہے۔ انسولین کی ایجاد سے پہلے یہ ایک بہت موذی مرض تصور کیا جاتا تھا لیکن 1921ء میں انسولین کی دریافت کے بعد اس مہلک مرض پر کافی حد تک قابو پایا جا چکا ہے۔

معدہ کے نیچے جگر کے قریب ایک غدود واقع ہے جو لبلبہ (Pancreas) کہلاتا ہے یہ غدود ایک رطوبت (ہارمون) پیدا کرتا ہے جسے انسولین کہا جاتا ہے۔ جب یہ رطوبت ہمارے خون میں شامل ہوتی ہے تو شکر کا صحیح تصرف ہو جاتا ہے جو ہمارے جسم میں مختلف طریقوں سے پہنچتی ہے۔ اگر لبلبہ کے انسولین پیدا کرنے والے خلیات کی ساخت یا کارکردگی میں خلل واقع ہو جائے۔ یا انسولین مناسب مقدار میں تیار نہ ہو اور نشاستہ دار غذائی اجزا کو ٹھیک طور پر ہضم نہ کر سکے۔ تو پیشاب میں شکر آنے لگتی ہے۔ جب جسم گلوکوز کو استعمال کرنے سے معذور ہو جاتا ہے اور شکر جسم میں اپنا کام کئے بغیر خارج ہونے لگتی ہے تو پھر جسم قوت و حرارت کے لئے یہ کام مواد لحمیہ (پروٹین) اور چربی (Fats) سے لیتا ہے جس کے نتیجہ میں جسم میں اجسام کیتونیہ (Ketone Bodies) کا اجتماع ہو جاتا ہے جو انسانی جسم کے لئے نقصان دہ ثابت ہوتے ہیں اور اگر یہ کافی مقدار میں جمع ہو جائیں تو تمام جسم میں زہر پھیل جاتا ہے اور دماغی خلئے بھی متاثر ہوتے ہیں اور مریض پر غشی کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔ اس حالت کو Diabetic Coma کہتے ہیں۔

انسولین جسم میں دو مخصوص کام سرانجام دیتی ہے یعنی گلوکوز کو جلانا اور گلائیکوجن کو جمع کرنا۔ ان دونوں خصوصیات کے اثرات کے نتیجہ میں خون میں سے شکر تیزی کے ساتھ استعمال ہو جاتی ہے تاکہ خون میں اس کی مقدار متعین حد سے تجاوز نہ کرے اور پیشاب کے ذریعہ گردوں سے خارج ہو کر ضائع نہ ہو سکے۔ اسی طرح انسولین کا اہم کام کاربوہائیڈریٹ کو چکنائی میں تبدیل کرنا اور جسم میں کیٹون کا زیادہ مقدار میں پیدا ہونے کو روکنا ہے۔

انسولین لبلبہ کے جزائری خلیات (Islet Cells) میں پیدا ہوتی ہے یہ ننھے خلیات خون کے چشمے میں انسولین انڈیل دیتے ہیں۔ یہ خلیات صرف انسولین ہی پیدا نہیں کرتے بلکہ گلائی کوجن بھی پیدا کرتے ہیں۔ گلائیکوجن ایک ایسا ہارمون ہے جس کی تاثیر انسولین کے بالکل الٹ ہے۔ انسولین شکر کو جگر میں ذخیرہ کر کے خون میں اس کی سطح کو کم کرتی ہے اور گلائی کوجن خون میں شکر کی سطح کو بڑھاتی ہے۔ گلائی کوجن جگر میں ذخیرہ کے طور پر جمع ہو جاتی ہے اور بوقت ضرورت کام آتی ہے۔

غذاء کے تین اہم اجزا

غذا تین اہم اجزاء پر مشتمل ہے۔ یعنی کاربوہائیڈریٹ جو میٹھی اور نشاستے دار غذائیں ہیں۔ نمبر2 پروٹین جو لحمیات یعنی گوشت، انڈا اور ایلیومن وغیرہ پر مشتمل ہیں اور نمبر3 چکنائی دار غذائیں۔ ان کے علاوہ جسمانی صحت کو برقرار رکھنے کے لئے پانی، نمکیات اور وٹامن (حیاتین) بھی ضروری ہیں کاربوہائیڈریٹ جسم میں حرارت پیدا کرنے اور جلنے کا کیمیاوی عمل انجام دینے کے لئے ایندھن مہیا کرتے ہیں۔ پروٹین جسم کی ساخت اور پٹھوں کے معمول کے استعمال سے ضائع شدہ قوت کی تعمیر کرتے ہیں۔ جبکہ چکنائی آئندہ جسمانی ضرورت کے لئے طاقت کا ذخیرہ اور چکنائی میں حل ہو جانے والے حیاتین مہیا کرتی ہے۔

جو غذا ہم کھاتے ہیں وہ کچھ معدہ میں ہضم ہو جاتی ہے اور کچھ آنتوں میں، نشاستہ شکر میں تبدیل ہو کر خون میں جذب ہو جاتا ہے۔ لحمیات اور چکنائی ہاضمے کے دوران تبدیل ہو کر رقیق مادہ کی صورت اختیار کرتے ہیں تاکہ وہ آنتوں میں موجود سیال مادہ میں حل ہو کر آنتوں سے گزرتا ہوا خون میں جذب ہو سکے اور باقی ماندہ فاضل غذا خون کے ذریعے جگر میں پہنچ جاتی ہے جہاں چکنائی اور لحمیات شکر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ جگر ایک اہم عضو ہے جو دائیں پسلیوں کے نیچے واقع ہے۔ جس کو ایک کیمیاوی تجربہ گاہ سے تشبیہ دی جا سکتی ہے۔ اس میں پروٹین اور چکنائی شکر میں تبدیل ہو جاتے ہیں۔ یہ شکر نشاستہ سے تبدیل شدہ شکر کی طرح گلائیکوجن میں تبدیل ہو جاتی ہے اور جگر میں ذخیرہ کے طور پر جمع ہو جاتی ہے۔

جب صحت مند جسم میں چکنائی مقررہ مقدار میں جلتی ہے تو جسم اسے صحیح وقت میں مکمل طور پر جلا دیتا ہے۔ لیکن جب چکنائی کو جسم میں شکر کی جگہ استعمال کیا جائے تو جلانے کا عمل بہت تیز ہو کر غیر موثر ہو جاتا ہے اور خوراک کے جلنے کا کام ادھورا رہ جاتا ہے یعنی کہ چکنائی پوری طرح استعمال نہیں ہو پاتی۔ اس عمل میں چکنائی تیزابی اثرات چھوڑ جاتی ہے۔ جس کو جیسا کہ پہلے بیان کیا گیا ہے کیٹون (Ketone) کہتے ہیں۔ یہ ایک سنگین اور نازک حالت ہوتی ہے جس میں فوری علاج کی ضرورت ہوتی ہے۔

شکر کا اخراج کس طرح ہوتا ہے

اس سے قبل کہ یہ بات وضاحت سے بیان کی جائے کہ پیشاب میں شکر کا اخراج کس طرح ہوتا ہے۔ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ نشاستہ دار مواد کو اچھی طرح سمجھ لیا جائے۔ یوں تو نشاستہ دار غذا یا مواد کو روغنی (Fat) و لحمی (Protein) مواد سے الگ بیان کیا جاتا ہے۔ لیکن روغن نشاستہ اور شکر تینوں کاربن ہائیڈروجن اور آکسیجن سے مل کر بنتی ہیں۔ ان کی کمی بیشی سے اختلاف ہو سکتا ہے۔ لیکن ان سب کی بنیاد ایک ہی ہے۔ شکر جسم میں حرارت اور توانائی پیدا کرتی ہے۔ یہی کام نشاستہ اور روغنی اجزا کا ہے۔ نشاستہ دوران ہضم شکر بن جاتا ہے اور زائد شکر چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ شکر اگر زیادہ ہو تو جگر یا کسی قدر عضلات میں جمع ہوتی رہتی ہے۔ اگر اس سے بڑھ جائے تو چربی میں تبدیل ہو جاتی ہے۔ شکر بناوٹ کے لحاظ سے دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک شکر انگوری (گلوکوز) جس میں چھ حصے کاربن اور چھ حصے پانی ہوتا ہے اور دوسری نیشکر (Cane Sugar) جس کی بناوٹ میں دوچند کاربن اور اتنا ہی پانی ہوتا ہے۔ تقریباً تمام نباتاتی غذاؤں میں تھوڑی بہت شکر ہوتی ہے۔ نشاستہ دار غذاؤں میں زیادہ ہوتی ہے اور ہضم کے دوران شکر انگوری میں تبدیل ہوتی رہتی ہے غذا کی کل شکر عروق جاذبہ میں جذب ہو کر جگر میں چلی جاتی ہے اور شکر کبدی میں تبدیل ہو کر جمع رہتی ہے اور ضرورت کے وقت جسم میں حرارت و قوت پیدا کرنے کے لئے پھر شکر انگوری میں تبدیل ہو کر خرچ ہوتی رہتی ہے۔ شکر کی حیثیت انسانی جسم میں ایسی ہی ہے جیسے موٹر میں پٹرول کی۔ اگر عضلات میں شکر کم ہو جائے تو اس کے تحلیل ہونے کے بعد عضلات خود تحلیل ہونے لگتے ہیں۔ ذیابیطس میں شکر کے ہضم کا نظام درہم برہم ہو جاتا ہے اور ٹھیک طور پر ہضم ہونے کی بجائے پیشاب کے راستے خارج ہونے لگتی ہے۔

شکر کا تناسب

عموماً ایک صحت مند آدمی میں شکر کا تناسب خون کے ہزار حصوں کا 8 سے 1ء2 حصہ تک ہوتا ہے اور اس کا تناسب کبھی بھی 1ء8 سے زائد نہیں ہوتا۔ لیکن جب شکر کی مقدار اس مقررہ حد سے تجاوز کر جاتی ہے تو گردے شکر کی اس زائد مقدار کو پیشاب کے ذریعہ جسم سے خارج کر دیتے ہیں۔ جب خون میں شکر کی مقدار کا غیر معمولی اضافہ ہو جائے تو پیشاب میں بھی شکر کا پایا جانا ضروری ہے۔ پیشاب کے ذریعہ جب شکر کا اخراج ہوتا ہے تو گردوں کا پانی اور نمک بھی بکثرت ضائع ہوتا ہے۔ جسم کی اس کیفیت کو Diabetes Mellitus کے نام سے موسوم کیا گیا ہے۔

ذیابیطس کے زیر علاج مریض کا حتمی ہدف نورموگلائسیمیا کا حصول ہے یعنی فاقے میں بلڈ شوگر 100-120Mg/DL کے درمیان ہونی چاہئے اور کھانے سے پہلے دو گھنٹے بعد 140-180Mg/DL کے درمیان ہونی چاہئے۔ ذیابیطس میں توجہ اگر صرف شوگر کم کرنے پر رکھی جائے تو بعض اوقات حادثاتی طور پر خون میں شوگر کی مقدار 40 یا 50 ملی گرام تک گر جاتی ہے۔ ایسا اس وقت ہو جاتا ہے جب بیرونی انسولین زیادہ مقدار میں لی جائے اور مقابلتاً خوراک کم لی جائے۔ جب شوگر اس حد تک گر جائے تو ہائپوری ایکشن یا ہائپو گلائسیمیا (Hypoglycaemia) وقوع پذیر ہو جاتا ہے۔ یہ ایک تکلیف دہ ایمرجنسی ہوتی ہے۔ جسے میٹھی چیزیں کھا کر سنبھالنا پڑتا ہے۔ اگر یہ رد عمل بار بار ہو تو مریض میں نفسیاتی اور اعصابی امراض پیدا ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا شوگر کو ہمیشہ متوازن غذا اور دوا کے ذریعہ مذکورہ بالا خاص حدود میں رکھنا ہوتا ہے۔ ہائپوری ایکشن کے فوراً بعد مریض کا طبی معائنہ ضروری ہے اس صورت حال سے بچنے کے لئے ضروری ہے کہ جو مریض انسولین یا بالخصوص انسولین کے ٹیکوں کا استعمال کرتے ہوں وہ خوراک باقاعدگی سے اور مقررہ وقت پر لیں۔ ذیابیطس کے مریض کو دن میں دو یا تین مرتبہ پیٹ بھر کھانا نہیں کھانا چاہئے بلکہ چھ سات دفعہ تین تین گھنٹہ کے وقفہ سے تھوڑا تھوڑا کھانا چاہئے۔ کھانے کے بعد خون میں زیادہ سے زیادہ شکر ڈیڑھ گھنٹہ کے بعد ہوتی ہے اور کم سے کم تین گھنٹہ کے بعد ہوتی ہے۔ اگر خوراک ہر تین گھنٹہ کے بعد تھوڑی مقدار میں کھائی جائے تو ہائپو گلائسیمیا کا خطرہ نہیں رہتا۔ ہائپو گلائسیمیا کی کیفیت پیدا ہونے سے پہلے تھکاوٹ، کمزوری، سردرد، حالت اضطراب، چکر، ٹھنڈا پسینہ، متلی، دھندلاپن اکھڑے اکھڑے سانس یعنی عمل تنفس میں بے ربطی کی علامتیں ظاہر ہوتی ہیں۔ ان سب پر قابو پایا جا سکتا ہے بشرطیکہ پہلی ہی علامت پر چینی یا کوئی نشاستہ دار غذا کھا لی جائے۔

خوراک میں احتیاط

ذیابیطس کے مریض کی خوراک غذائیت اور مقدار کے لحاظ سے جسم کی ضروریات پوری کرنے کے لئے کافی ہونی چاہئے۔ لیکن اس میں کاربوہائیڈریٹ زیادہ نہیں ہونے چاہئیں۔ بنیادی اصول یہ ہے کہ مریض کو ضرورت سے زیادہ نہیں کھانا چاہئے۔ مریض کے جسم میں خوراک کا صحیح استعمال اس وقت ہو سکتا ہے جب وہ اپنی بھوک سے قدرے کم خوراک کھائے اور ساتھ ہی اپنے وزن کو جنس، عمر اور قد کے لحاظ سے وزن کی مقررہ حدود کے اندر رکھے۔ اپنی جنس، عمر اور قد کے لحاظ سے مقرر کئے ہوئے وزن کے ہر سیر کے لئے 25 سے 35 حراروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ بالغ مریضوں کو اپنے مقررہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وزن سے پانچ سے دس فیصد تک کم وزن رکھنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ موٹاپا ذیابیطس کے 70 فیصد مریضوں میں پایا جاتا ہے۔ موٹے مریض کے علاج کا سب سے اہم پہلو یہ ہے کہ اس کا وزن مقررہ وزن کے مطابق کم کیا جائے۔ اگر ایسا نہیں کیا جائے گا تو ذیابیطس کو کنٹرول کرنا انتہائی مشکل ہوگا۔ کیونکہ انسولین اور ادویات موٹاپے کو بڑھاتی ہیں۔ یہ بھی ایک غلط فہمی ہے کہ بناسپتی گھی اور تیل سے موٹاپا نہیں بڑھتا۔ اصلی گھی، بناسپتی گھی اور تیل ان سب میں برابر تعداد میں حرارے ہوتے ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ اصلی گھی خون میں کولسٹرول بڑھاتا ہے اور تیل گھٹاتا ہے۔

وزن کم کرنے کا طریقہ

وزن کم کرنے کا مناسب طریقہ یہ ہے کہ کیلوریز (Calories) کی ضرورت کا تعین معیاری وزن کے حساب سے کرلیا جائے اور پھر روزانہ خوراک سے حاصل ہونے والی کیلوریز کا صرف 2/3 حصہ حاصل کیا جائے۔ اس طرح جسم کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے کیلوریز کا باقی 1/3 حصہ جسم پر جمع شدہ چربی سے حاصل کیا جائے۔ عام طور پر 5 فٹ کے قد پر عورتوں میں 100 پاؤنڈ اور مردوں میں 105 پاؤنڈ وزن ہونا چاہئے۔ پانچ فٹ سے اوپر ہر انچ کے لئے پانچ پاؤنڈ کا اضافہ ہونا چاہئے۔

ضروری غذائی اجزا میں کاربو غذائیں، پروٹین، چکنائی، وٹامن اور نمکیات شامل ہوتے ہیں۔ ذیابیطس میں بھی جسم کو ان تمام اجزاء کی ضرورت ہوتی ہے۔ ذیابیطس میں غذا کا 50% کاربو غذاؤں سے 30% پروٹین اور 20% چکنائی سے حاصل کرنا چاہئے۔

ایک بالغ اوسط درجہ کی جسمانی مشقت والے شخص کے لئے تقریباً 4 سے 6 چھٹانک کے قریب نشاستہ دار اشیاء کی روزانہ ضرورت ہوتی ہے۔ کاربوہائیڈریٹ کے ہر ماشہ یا گرام میں 4ء1 کیلوری ہوتی ہے۔ حساب میں آسانی کے لئے ہم صرف 4 کیلوری شمار کرسکتے ہیں۔ اس حساب سے کاربوہائیڈریٹ کے ایک تولہ میں 48 کیلوری ہوں گی اور ایک چھٹانک میں 240 کیلوری۔ اس طرح سے 4 سے 6 چھٹانک کاربوہائیڈریٹ میں 960 سے 1440 تک کیلوریز حاصل کی جاسکتی ہیں۔

ایک بالغ صحت مند شخص کو جو متوسط نوعیت کی مشقت کا کاروبار کرتا ہو 80 سے 100 گرام یا ماشہ پروٹین روزانہ درکار ہوتی ہے۔ لحمیات کے ایک ماشہ میں 4ء1 کیلوریز ہوتی ہیں۔ ان کو بھی کاربوہائیڈریٹ کی طرح 4ء1 کی بجائے 4 کیلوریز تصور کرلیں۔ اس طرح لحمیات کے ایک تولہ میں 48 کیلوریز اور ایک چھٹانک میں 240 کیلوریز پائی جاتی ہیں۔

ایک بالغ آدمی کے لئے جو متوسط درجے کی جسمانی مشقت کا کام کرتا ہو روزانہ تقریباً 60 گرام یعنی ایک چھٹانک چکنائی روزانہ درکار ہوتی ہے۔ چکنائی کا ایک ماشہ 9ء3 کیلوریز کے برابر ہوتا ہے۔ 60 ماشہ یعنی ایک چھٹانک میں 540 کیلوریز ہوں گی۔

کاربو غذاؤں میں سے زود ہضم اور خون پر ایک دم شوگر کا بوجھ ڈالنے والی مثلاً چینی، گلوکوز، میٹھے مشروب، شہد، جام، جیلی، آئس کریم، میٹھے بسکٹ، کیک، پیسٹری، پڈنگ، مٹھائی، سویٹ ڈشیں، کھجور، کشمش، گنا، بند ڈبوں والے پھل، سکویش، گڑ، سافٹ ڈرنکس (مثلاً پیپسی، سیون اپ کوکا کولا) چاکلیٹ اور ٹافیاں وغیرہ ذیابیطس کے مریض کے لئے سخت ممنوع ہیں۔

کاربوہائیڈریٹ میٹھی یا نشاستہ دار اشیاء کو کہتے ہیں۔ کاربوہائیڈریٹ کا استعمال ایک متنازعہ امر ہے۔ اس کے استعمال کی عام مقدار 4-6 چھٹانک روزانہ تک ہوسکتی ہے۔ ابھی تک اس امر کا قطعی علم نہیں کہ جسم کو کاربوہائیڈریٹ کی ضرورت کس حد تک ہوتی ہے۔ غذا کے ماہرین کا خیال ہے کہ کیلوری کی 50۔40 فیصد تک مقدار کاربوہائیڈریٹ سے حاصل کرنی چاہئے۔ تاہم جدید دور میں ذیابیطس کے مریض کی خوراک کو ایک عام صحت مند آدمی کے مساوی رکھنے کی کوشش کی جارہی ہے۔ مشرقی ممالک میں ہم عادتاً زیادہ کاربوہائیڈریٹ استعمال کرتے ہیں۔ شائد اس کی وجہ یہ بھی ہے کہ کاربوغذائیں نسبتاً سستی ہوتی ہیں۔ اس لئے مغربی ممالک کے لوگوں کی غذا کی بہ نسبت مشرقی ممالک کے لوگوں کی غذا میں کاربوہائیڈریٹ کی زیادتی کو کسی حد تک نظرانداز کرنا چاہئے۔

کاربوہائیڈریٹ کے استعمال پر پابندی ذیابیطس کے مرض پر قابو پانے کے لئے ضروری ہے کیونکہ ان کے زیادہ استعمال سے خون اور پیشاب میں شکر بڑھنے کا خطرہ ہوتا ہے۔ ہمارے ملک میں ذیابیطس کے مریضوں کے لئے کاربوہائیڈریٹ کے روزانہ استعمال کی حد 6۔4 چھٹانک تک ہونی چاہئے۔ بلکہ بہتر یہ ہے کہ اسے چار چھٹانک روزانہ تک محدود رکھا جائے۔ لیکن یہ بھی خیال رہے کہ کاربوہائیڈریٹ کے استعمال کی مقدار بہت کم نہ ہونے پائے۔ ایسی صورت میں Ketosis ہونے کا خطرہ ہوتا ہے۔ کاربوہائیڈریٹ چکنائی کو جلانے کا کام کرتے ہیں۔ اگر جسم کی چکنائی کو کاربوہائیڈریٹ کی کمی کے باعث استعمال نہ کیا جائے تو Ketone نامی ایک زہریلا مادہ جسم میں پیدا ہوجاتا ہے۔ اس لئے کاربوہائیڈریٹ کا استعمال تین چھٹانک سے کسی صورت میں کم نہیں ہونا چاہئے۔ کاربوہائیڈریٹ کا زیادہ استعمال ہونے کی صورت میں انسولین کی ضرورت بھی بڑھ سکتی ہے۔

حرارا کیا ہے

ذیابیطس کے مریض کو معلوم ہونا چاہئے کہ حرارا کسے کہتے ہیں۔ حرارا (کیلوری) کسی غذا کی گرمی پیدا کرنے والی طاقت کی اکائی کا نام ہے۔ جسمانی نظام کی کارکردگی کو موٹر کار کے انجن کی طرح طاقت کی ضرورت ہوتی ہے۔ اس طاقت کو کیلوری سے ناپا جاتا ہے۔ ساکن حالت میں ایک عام آدمی کو 2ء1 کیلوری فی منٹ کی ضرورت ہے۔ چلتے ہوئے اندازاً پانچ کیلوری فی منٹ، سائیکل چلاتے ہوئے آٹھ کیلوری فی منٹ، تیرتے ہوئے گیارہ کیلوری فی منٹ اور دوڑتے ہوئے تقریباً 19 کیلوری فی منٹ درکار ہوتی ہے۔ اس لئے ایک عام آدمی کی کیلوری کی ضرورت کا انحصار اس کے کام اور وزن پر ہے۔ اگر ضرورت سے زیادہ کیلوریز استعمال کی جائیں۔ تو وہ موٹاپے کی صورت میں جسم میں جمع ہوجاتی ہیں۔

جب خون میں شوگر 102 ملی گرام ہو تو پورے خون میں شوگر 6 ماشے ہوتی ہے۔ کھانے کے بعد جب 120 ملی گرام ہو تو 7 ماشے ہوتی ہے۔ 180 ملی گرام ہونے پر پیشاب میں آنے لگتی ہے تو 10 ماشے ہوتی ہے۔ بے قابو ذیابیطس میں شوگر 408 ملی گرام ہو تو کل خون میں وہ محض 2 تولے ہوتی ہے۔ جب پیشاب میں 2% شوگر ہو تو مریض پورے دن میں تقریباً چار لیٹر پیشاب کرتا ہے تو اس صورت میں چینی کا خراج ایک پاؤ تک ہوتا ہے۔

دو اقسام

ذیابیطس کی دو بنیادی اقسام ہیں۔ پہلی قسم میں بیرونی انسولین جو انجکشن کے ذریعہ جسم میں بھیجی جاتی ہے کی لازمی ضرورت پڑتی ہے۔ اسے ٹائپ I کہتے ہیں۔ دوسری قسم میں علاج صرف خوراک میں پرہیز اور محرک دواؤں سے کیا جاتا ہے۔ اسے ٹائپ II کہتے ہیں۔ یہ طے شدہ بات ہے کہ علاج محرک دواؤں سے کیا جائے یا انسولین سے۔ خوراک میں پرہیز ضروری ہے اور ذیابیطس کے علاج کا لازمی جزو ہے۔

عام طور پر شریانوں میں شکر کی مقدار 180 MG فیصد سے تجاوز نہیں کرتی جبکہ وریدوں میں 160 MG فیصد سے نہیں بڑھتی۔ اگر شکر کی مقدار خون میں ان حدود سے تجاوز کر جائے تو وہ گردوں کے راستے پیشاب کے ذریعے جسم سے خارج ہوجاتی ہے۔

ذیابیطس کے مرض میں خون کی رگیں متاثر ہو کر سخت ہوجاتی ہیں اور ان کا اندرونی قطر تنگ ہوجاتا ہے۔ بدیں وجہ خون کے دورے میں رکاوٹ پیدا ہوتی ہے اور جسم کے دور واقع اعضا تک خون باآسانی نہیں پہنچ سکتا۔ خصوصاً پاؤں کے انگوٹھوں میں خون کی کمی واقع ہوجاتی ہے اور وہ سوکھ کر سکڑ بھی جاتے ہیں اور بعض اوقات گر بھی جاتے ہیں۔ یہ کیفیت گینگرین (Gangrene) کہلاتی ہے۔ شریان میں خرابی پیدا ہونے کی وجہ سے دل کو اپنی ضرورت کے لئے خون صحیح مقدار میں نہیں پہنچتا اور دل وقت سے پہلے کمزور ہوجاتا ہے اور مریض کو Angina (دل کا درد) کا دورہ پڑ جاتا ہے۔ ذیابیطس کے مریضوں میں آنکھوں میں موتیا بھی دوسرے لوگوں کی نسبت بہت پہلے ظاہر ہوجاتا ہے اور گردوں کی باریک شریانیں گردوں کو خون پہنچانے سے قاصر رہتی ہیں۔ جس کی وجہ سے گردوں کی قوت مدافعت کم ہوجاتی ہے۔ گردوں میں جراثیم کے حملہ سے انفیکشن پھیل جاتا ہے اور پیشاب میں پیپ (Pus) آنی شروع ہوجاتی ہے۔ ایسے افراد جو ذیابیطس کے عارضہ 20 سے 30 سال تک شکار رہے ہوں۔ ان کے گردے کمزور ہوجاتے ہیں۔ بخوبی کام انجام دینے کی صلاحیت کھو بیٹھتے ہیں۔ نتیجۃً ان کے پیشاب میں ایلبیومن (Albumin) آنی شروع ہوجاتی ہے۔ ان کو بلڈ پریشر کی بھی شکایت ہوجاتی ہے۔ ٹخنوں اور پیروں پر ورم بھی آجاتا ہے۔

شوگر ٹیسٹ

ذیابیطس کے مریضوں کو وقتاً فوقتاً دوپہر کے کھانے کے ڈیڑھ گھنٹے بعد بلڈ شوگر ٹیسٹ کروانا چاہئے اور اگر وہ 180MG سے کم ہو تو سمجھ لیں کہ یہ شوگر کنٹرول میں ہے۔ علی الصبح جو پیشاب کا تجزیہ کیا جاتا ہے۔ اس سے بیماری کا صحیح اندازہ نہیں لگایا جاسکتا۔ کیونکہ ممکن ہے کہ مریض رات کے دوران ایک آدھ مرتبہ پیشاب کرچکا ہو جس میں تمام شکر خارج ہوچکی ہو۔

اگر کسی کو زیادہ مرتبہ پیشاب کی حاجت ہوتی ہو۔ ضرورت سے زیادہ پیاس لگتی ہو۔ متواتر بھوک لگتی ہو۔ غیر معمولی تھکاوٹ کا احساس ہوتا ہو۔ بار بار پھوڑے پھنسیاں نمودار ہوتی ہوں۔ اچھی غذا کے باوجود وزن میں کمی رہتی ہو۔ زخموں کی صحت یابی میں غیر معمولی تاخیر ہوتی ہو۔ مستقل خارش کی شکایت رہتی ہو۔ نظر کی کمزوری محسوس ہوتی ہو۔ سر چکراتا ہو۔ اختلاج قلب کی شکایت ہو۔ پیشاب پر چیونٹیاں اکٹھی ہوجاتی ہوں۔ ٹانگوں میں بے چینی اور درد کی شکایت رہتی ہو۔ پاؤں جلتے ہوں۔ رات کو پاؤں میں سوئیاں چبھنے کا احساس ہوتا ہو تو اسے فوری طور پر بلڈ شوگر ٹیسٹ کروانا چاہئے کیونکہ یہ ذیابیطس کے مرض کی علامات ہیں۔

یہ ایک طے شدہ حقیقت ہے کہ ذیابیطس کا مرض ایک صحت مند اور کامیاب زندگی گزارنے کی راہ میں کسی رکاوٹ کا باعث نہیں بنتا۔ عصر حاضر کے علم کی برکت نے ذیابیطس کے مریض کو ایک عام صحت مند آدمی کی طرح زندگی گزارنے کے قابل بنا دیا ہے۔ بشرطیکہ وہ اپنی صحت کی حفاظت اور اس مرض کا مقابلہ کرنے کے اصولوں سے بخوبی واقف ہو۔ دنیا کی متعدد ممتاز شخصیات نے عرصہ دراز تک اس مرض میں مبتلا رہنے کے باوجود مکمل اور صحت مند زندگی بسر کی ہے۔ برطانوی مصنف ایچ جی ویلز 25 سال سے زائد عرصہ تک ذیابیطس میں مبتلا رہنے کے باوجود ہر ہفتہ ایک ناول مکمل کرلیا کرتے تھے۔ انہوں نے اسی برس کی طویل عمر پائی۔ امریکہ کی سابق ڈیوس کپ ٹیم کے سابق کیپٹن ولیم ایف ٹالبرٹ ٹینس کے چیمپئن تھے۔ انہیں دس سال کی عمر سے ذیابیطس کی بیماری تھی لیکن ڈاکٹر کے مشورے سے انسولین اور خوراک کے صحیح استعمال کی بدولت وہ ٹینس کے سرگرم کھلاڑی رہے۔ حضرت چوہدری محمد ظفراللہ خان صاحب جو پاکستان کے پہلے وزیر خارجہ تھے اور اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر اور عالمی عدالت انصاف کے صدر بھی رہے۔ جوانی سے ذیابیطس کے مریض تھے انہوں نے 92 سال عمر پائی۔ ڈاکٹر دوا اور خوراک کے سلسلہ میں جو ہدایات دیتے وہ ان پر پوری طرح عمل پیرا ہوتے۔ ایک وقت ایسا تھا جب حکومت مغربی پاکستان کے 75 فیصد وزراء ذیابیطس میں مبتلا تھے۔ وہ صحت مند تھے اور اپنا کام خوش اسلوبی سے سرانجام دیتے تھے۔ اس وقت بھی کئی سرکاری ملازم اور مختلف

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پیشوں اور کاروباری دنیا سے تعلق رکھنے والے بہت سے ایسے ذیابیطس کے مریض ہیں جو اپنی جدوجہد اور کارکردگی کی بنا پر اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے اور اپنے فرائض تن دہی سے انجام دے رہے ہیں اور خوش حال زندگی بسر کر رہے ہیں۔

پاکستان میں ڈایابیٹکس انسٹی ٹیوٹ پاکستان 71۔جیل روڈ لاہور (نزد اپوا کالج) فون نمبر7577436۔7580633 ایک ایسا ادارہ ہے جہاں شوگر کے مرض کا نہایت تسلی بخش علاج ہوتا ہے اور جہاں آپ ڈاکٹر کے ساتھ بلا جھجک اپنی بیماری کے ہر پہلو کے بارہ میں تفصیلی گفتگو کر سکتے ہیں۔ یہاں کے ڈاکٹروں کی یہ کوشش ہوتی ہے کہ مریض خون میں شوگر کی مقدار ہمہ وقت نارمل رکھنے میں مہارت حاصل کر لے۔ کیونکہ خون میں شوگر کی سطح مقررہ حدود کے اندر رکھنے کا فن مریض کو خود ہی سیکھنا پڑتا ہے۔ یہاں پر مریض کو ادویات' غذا' سیر' ورزش اور پرہیز کے بارہ میں تفصیل سے بتایا جاتا ہے اور مریض کے معیاری قد اور وزن کے مطابق خوراک کا چارٹ دیا جاتا ہے جس پر سختی سے عمل کرنا ہوتا ہے۔ اس انسٹیٹیوٹ میں شوگر کے دیگر مریضوں کے ساتھ گفت و شنید اور تبادلہ خیال کا موقع بھی مہیا کیا جاتا ہے جس سے مریض میں اعتماد اور بیماری سے نپٹنے کا جوش و جذبہ پیدا ہوتا ہے۔ مذکورہ بالا نمبروں پر فون کرنے پر ماہر ڈاکٹر شوگر کے مریضوں کو مفت مشورہ بھی دیتے ہیں اور بہت توجہ اور دلچسپی سے مریض کی روداد سن کر بہترین راہنمائی کرتے ہیں۔ باقاعدہ علاج کروانے کی صورت میں یہاں کے ڈاکٹروں کی فیس دوسرے ڈاکٹروں کی نسبت بہت کم ہے۔ میرے خیال میں ڈایابیٹکس انسٹی ٹیوٹ پاکستان۔ لاہور واحد ادارہ ہے جو ذیابیطس کے مریضوں کی انسانی ہمدردی کی بنیاد پر بہترین رنگ میں خدمت سرانجام دے رہا ہے۔

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 3

پروار دہی ہو جاتی ہے۔ اور اس کی سخت تاریکی تم پر احاطہ کر لیتی ہے۔ مثلاً جبکہ فرد قرار داد جرم اور شہادتوں کے بعد حکم سزا تم کو سنایا جاتا ہے اور قید کے لئے اک پولیس مین کے تم حوالہ کئے جاتے ہو سو یہ حالت اس وقت سے مشابہ ہے جبکہ رات پڑ جاتی ہے اور ایک سخت اندھیرا پڑ جاتا ہے۔ اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز عشاء مقرر ہے۔

پھر جبکہ تم ایک مدت تک اس مصیبت کی تاریکی میں بسر کرتے ہو تو پھر آخر خدا کا رحم تم پر جوش مارتا ہے اور تمہیں اس تاریکی سے نجات دیتا ہے مثلاً جیسے تاریکی کے بعد پھر آخر کار صبح نکلتی ہے اور پھر وہی روشنی دن کی اپنی چمک کے ساتھ ظاہر ہو جاتی ہے۔ سو اس روحانی حالت کے مقابل پر نماز فجر مقرر ہے اور خدا نے تمہارے فطرتی تغیرات میں پانچ حالتیں دیکھ کر پانچ نمازیں تمہارے لئے مقرر کیں۔ اس سے تم سمجھ سکتے ہو کہ یہ نمازیں خاص تمہارے نفس کے فائدے کے لئے ہیں پس اگر تم چاہتے ہو کہ ان بلاؤں سے بچتے رہو تو تم پنجگانہ نمازوں کو ترک نہ کرو کہ وہ تمہارے اندرونی اور روحانی تغیرات کا ظل ہیں۔ نماز میں آنے والی بلاؤں کا علاج ہے۔ تم نہیں جانتے کہ نیا دن چڑھنے والا کس قسم کی قضا و قدر تمہارے لئے لائے گا۔ پس قبل اس کے جو دن چڑھے تم اپنے مولیٰ کی جناب میں تضرع کرو کہ تمہارے لئے خیر و برکت کا دن چڑھے۔

(کشتی نوح صفحہ 87)

عبادتِ الٰہی میں سب سے زیادہ لذت اور مزہ ہے

نماز کیا ہے؟ یہ ایک خاص دعا ہے مگر لوگ اس کو بادشاہوں کا ٹیکس سمجھتے ہیں۔ نادان اتنا نہیں جانتے کہ بھلا خدا تعالیٰ کو ان باتوں کی کیا حاجت ہے۔ اس کے غناء ذاتی کو اس بات کی کیا حاجت ہے کہ انسان دعا تسبیح اور تہلیل میں مصروف ہے۔ بلکہ اس میں انسان کا اپنا ہی فائدہ ہے کہ وہ اس طریق پر اپنے مطلب کو پہنچ جاتا ہے۔ مجھے یہ دیکھ کر بہت افسوس ہوتا ہے کہ آج کل عبادات اور تقویٰ اور دینداری سے محبت نہیں ہے۔ اس کی وجہ ایک عام زہریلا اثر رسم کا ہے۔ اسی وجہ سے اللہ تعالیٰ کی محبت سرد ہو رہی ہے اور عبادت میں جس قسم کا مزا آنا چاہئے وہ مزا نہیں آتا۔

(ملفوظات جلد 1 صفحہ 159)

☆......☆......☆......☆

بقیہ صفحہ 4

بیٹھیں۔ ان کی باتوں کو توجہ سے سنیں۔ ان کے لبوں سے نکلی ہوئی آواز کو اپنے سینے میں جگہ دیں۔ یقیناً یہی وہ "پاک انفاس" ہیں جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔

"اس کے انفاس کا اندر ہی اندر اثر ہونے لگتا ہے"

یقیناً ہماری تمام کمزوریوں' ہماری تمام بیماریوں کی شفا انہی پاک انفاس میں ہے۔ بلکہ ہماری ظاہری بیماریوں کی شفا بھی مہیا کرتی ہے۔ ہمارے ایمان' ہمارے اخلاص کی ترو تازگی اسی چشمہ سے وابستہ ہے۔ الغرض ہماری تمام ترقیات اور تمام کامیابیاں ہمارے امام سے وابستہ ہیں جو M.T.A کے ذریعہ ہر وقت' ہر آن ہمارے درمیان ہیں' ہمارے پاس ہیں' ہمارے سامنے ہیں'

اللہ تعالیٰ ہمیں صحبت صالحین کے مضمون کو سمجھنے اور اس پر کماحقہ عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆......☆......☆......☆

الفضل میں اشتہار دیکر اپنی تجارت کو فروغ دیں

اطلاعات و اعلانات

سکن سپیشلسٹ کی فضل عمر ہسپتال ربوہ میں آمد

○ مکرم ڈاکٹر عبدالرفیق سمیع صاحب سکن سپیشلسٹ مورخہ 98-10-25 بروز اتوار ساڑھے نو بجے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں امراض جلد کے مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ ضرورت مند احباب سے گذارش ہے کہ پرچی روم سے پرچی بنوا کر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

نمایاں کامیابی

○ بورڈ آف انٹرمیڈیٹ اینڈ سیکنڈری ایجوکیشن فیصل آباد کے زیر انتظام تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ کے سکولز کے علمی و ادبی مقابلہ جات مورخہ 98-10-5 تا 98-10-9 گورنمنٹ ہائی سکول چنیوٹ میں منعقد ہوئے۔ جس میں نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ کے درج ذیل طلباء نے انعامات حاصل کئے۔

۱۔ زاہد ندیم بھٹی۔ اقبالیات۔ اول
۲۔ نور الجمیل نجمی۔ اردو مباحثہ۔ اول
۳۔ زاہد ندیم بھٹی۔ اردو مباحثہ۔ سوئم
۴۔ مبشر احمد طارق۔ انگریزی تقریر۔ دوئم

احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی اس کامیابی کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے آمین۔ شکریہ۔

(پرنسپل نصرت جہاں اکیڈمی ربوہ)

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد اشرف صاحب ولد مکرم ڈاکٹر عبدالکریم صاحب فیروزپوری سابق امیر جماعت ہائے احمدیہ ملتان۔ نارتھ لندن یوکے میں یکم اکتوبر 98ء کو بعمر 68 سال وفات پا گئے اگلے روز بروز جمعہ 98-10-2 کو بعد عصر حضرت صاحب نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی بہشتی مقبرہ میں تدفین کی غرض سے ان کی میت بروز اتوار 98-10-4 ربوہ پہنچی جہاں بعد عصر بیت المبارک میں مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے جنازہ پڑھایا۔ قبر تیار ہونے پر دعا مکرم چوہدری مبارک مصلح الدین احمد صاحب نے کروائی۔ موصی موصوف نہایت خوش طبع اور ملنسار تھے اور احمدیت کے فدائی اور سلسلہ کے کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے ان کی اہلیہ محترمہ رضیہ اعوان صاحبہ مکرم عبدالغنی ناصر آف لندن کی ہمشیرہ ہیں۔ آپ مکرم سردار احمد صاحب سابق قائد خدام الاحمدیہ لندن کے تایا زاد بھائی تھے۔ ان کی بلندی درجات اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

سفید چھڑی کا دن

○ 15۔ اکتوبر نابینا افراد کے لئے مخصوص دن ہے۔ اس دن کو یوم سفید چھڑی کہا جاتا ہے۔ یہ دن ہر سال اس لئے منایا جاتا ہے کہ آنکھوں والے لوگ نابینا افراد کی حوصلہ افزائی کریں اور جہاں تک ہو سکے ان کی احسن رنگ میں رہنمائی فرمائیں جس کے پاس بھی سفید چھڑی ہو تو وہ نابینا ہے۔ ان کی راہنمائی اور خدمت کرنا ہمارا فرض ہے۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

درخواست دعا

○ مکرم چوہدری شفاعت محمود صاحب گھٹیالیاں حال دارالصدر شمالی ربوہ کے بھائی مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب آف سمن آباد تین چار ماہ سے بعارضہ جگر کی خرابی بیمار ہیں اور صحت بھی بہت کمزور ہو چکی ہے۔

○ مکرم چوہدری عبدالمالک صاحب مینیجر نیشنل بنک کے والد محترم چوہدری عبدالغنی صاحب سابق ناظم جائیداد صدر انجمن احمدیہ حال جھنگ گذشتہ دو تین ماہ سے بیمار ہیں۔

○ مکرم ملک اللہ بخش صاحب (واقف زندگی) تحریک جدید ربوہ کا بیٹا عزیز ملک ناصر احمد چند دن سے بیمار ہے اور فضل عمر ہسپتال کے سرجیکل وارڈ میں داخل ہے۔

ان سب مریضوں کی شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔

اعلان

○ پنجاب کے تمام میڈیکل و ڈینٹل کالجز میں برائے سیشن 99-98ء میں سال اول M.B.B.S. اور B.D.S. میں داخلہ سے قبل داخلہ ٹیسٹ کلیئر کرنا لازمی ہو گا۔ یہ داخلہ ٹیسٹ بیالوجی' فزکس' کیمسٹری اور انگریزی پر مشتمل ہو گا۔ یہ ٹیسٹ مورخہ 6۔ دسمبر 98ء کو لاہور' ملتان اور راولپنڈی میں ایک ساتھ ہونگے۔ داخلہ ٹیسٹ کا پیکٹ 400 روپے کے عوض پنجاب کے میڈیکل / ڈینٹل کالجز سے دستیاب ہیں اور فارم جمع کراتے وقت 600 روپے ٹیسٹ فیس کے طور پر جمع کروانے لازمی ہونگے۔ میرٹ لسٹ بناتے وقت 50 فی صد نمبر F.Sc. کے رزلٹ اور 50 فی صد نمبر داخلہ ٹیسٹ کی بنیاد پر دیئے جائیں گے۔ داخلہ ٹیسٹ میں فیل ہونے والے طالب علم کو داخلہ کے لئے Consider نہیں کیا جائے گا۔ فارم جمع کروانے کی آخری تاریخ 6۔ نومبر 1998ء ہے۔ داخلہ ٹیسٹ کی تاریخ 6۔ دسمبر 1998ء اور رزلٹ کا اعلان 18۔ دسمبر 1998ء کو کیا جائے گا۔

(نظارت تعلیم)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ : 14- اکتوبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 22 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 درجے سنٹی گریڈ
15- اکتوبر- غروب آفتاب 5-38
16- اکتوبر- طلوع آفتاب 6-11

عالمی خبریں

کوسووو امن معاہدہ

کوسووو میں امن معاہدے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ امریکی نمائندے رچرڈ ہالبروک نے بتایا ہے کہ سربیا کے صدر ملازوچ کی مسئلہ کو پر امن طریقے سے حل کرنے پر آمادگی سے نیٹو کے حملوں کا خطرہ ٹل گیا ہے۔ ملازوچ نے کوسووو کو اندرونی خود مختاری دینے اور اپنی فوجیں نکالنے کا اعلان کر دیا۔ نیٹو کے فوجی افسر نے کہا ہے کہ نیٹو کا سربیا کے خلاف اقدام بظاہر رک گیا ہے لیکن حملے کا حکم ابھی تک قائم ہے۔ بی بی سی نے بتایا ہے کہ نیٹو ممالک کے سفیر جلد ہی نئی حکمت عملی طے کریں گے۔

صدر کلنٹن کا تبصرہ

کوسووو کے معاہدے پر امریکہ کے صدر کلنٹن نے تبصرہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ محض وعدے کچھ نہیں ہوتے۔ بلقان کے قبرستان ملازوچ کے جھوٹے وعدوں سے بھرے پڑے ہیں۔ مستقبل میں ہم یہ نہیں دیکھیں گے کہ ملازوچ کیا کہہ رہے ہیں۔

کوسووو معاہدے کی نگرانی

کوسووو کے امن معاہدے کی نگرانی کے لئے یہ طریقہ کار تجویز کیا گیا ہے کہ معاہدے کی فضائی نگرانی کے لئے نیٹو اپنے طیارے مہیا کرے گا۔ زمینی نگرانی کے لئے یورپی سلامتی اور تعاون کی تجویز کے درمیان معاہدہ ہوگا۔ سربیا کے افواج کی واپسی کے لئے بین الاقوامی مبصرین تعینات کئے جائیں گے۔

صدر یلسن بیمار ہو گئے

روس کے صدر یلسن تاشقند میں ایک تقریب میں کھڑے کھڑے لڑکھڑا گئے۔ انہوں نے ڈاکٹروں کے مشورے پر اپنا باقی ماندہ دورہ منسوخ کر دیا ہے۔ مبصرین کے مطابق ان کی صحت امور مملکت کی انجام دہی کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ روسی صدر کے خلاف روسی پارلیمان آئندہ ہفتے مواخذے کی کارروائی کرنے والی ہے۔ ان سے استعفے کا مطالبہ کیا جا رہا ہے۔

الجزائر میں قتل عام

شمالی افریقہ کے مسلمان ملک الجزائر میں چار خاندانوں کے 40- افراد کو قتل کر دیا گیا۔ الجزائری حکام نے حملے کی ذمہ داری مسلم عسکریت پسندوں پر عائد کی ہے۔ 1992ء کے بعد سے اب تک مذہبی تشدد میں 70 ہزار سے زائد افراد قتل کئے جا چکے ہیں۔ مذہبی تشدد میں مرنے والوں کی تعداد جنگ آزادی میں مرنے والوں کی تعداد کے برابر پہنچ رہی ہے۔

سری لنکا میں خونریز جھڑپیں

سری لنکا میں فوج اور تامل باغیوں کے درمیان جھڑپوں میں 12- فوجیوں سمیت 84- افراد ہلاک ہو گئے فوج نے باغیوں کی دفاعی لائن توڑ کر رکھ دی۔

کولمبس کو موت کی سزا

پندرھویں صدی میں امریکہ کو دریافت کرنے والے کولمبس کو شمال مشرقی ہونڈراس کے دور دراز ریڈ انڈین گاؤں میں اس کی موت کے سینکڑوں سال بعد موت کی سزا سنا دی گئی۔ گاؤں کے سربراہ نے باقاعدہ عدالتی کارروائی کی جس میں کولمبس پر ریڈ انڈین قبائل کے قتل عام' غلاموں کی تجارت' آبروریزی اور چوری کا الزام لگایا گیا۔ جس کے بعد قدیم زمانے کے رواج کے مطابق کولمبس کے پتلے کو زمین پر گاڑ کر تیر برسائے گئے۔ یہ کارروائی امریکہ کو دریافت کرنے کی 506 ویں سالگرہ کے موقع پر کی گئی۔

ترکی شام جنگ سے باز رہیں

اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کوفی عنان نے ترکی اور شام سے کہا ہے کہ وہ صبرو تحمل سے کام لیں اور جنگ سے باز رہیں۔

بھرپور کوشش ہوگی

امریکہ کے صدر بل کلنٹن نے کہا ہے کہ وہ جمعرات کو ان کی انکی موجودگی میں اسرائیل اور فلسطین کے درمیان ہونے والے مذاکرات میں معاہدہ کرانے کی بھرپور کوشش کریں گے۔

ملکی خبریں

احتساب بنچ میں گالی گلوچ

لاہور ہائی کورٹ کے مسٹر جسٹس احسان الحق چوہدری اور جسٹس راجہ محمد خورشید پر مشتمل احتساب بنچ نے احتجاج اعتراضات گالی گلوچ اور قابل اعتراض شدید توہین آمیز فقرے بازی کے درمیان بینظیر بھٹو پر غیر ملکی اثاثوں اور اکاؤنٹس کے ریفرنس میں فرد جرم عائد کر دی۔ بینظیر بھٹو کے وکلاء کو اعتراضات کرنے پر کمرۂ عدالت سے باہر نکال دیا گیا۔ وکلاء کے اعتراضات جسٹس احسان چوہدری نے مسترد کر دیئے۔ وکلاء نے کہا کہ اس طرح کام نہیں چلے گا۔ فاضل جج نے جواب دیا اسی طرح چلے گا۔ ایک وکیل نے غصے میں کہا کہ آپ عدلیہ کو تباہ کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ مولوی مشتاق بننا چاہتے ہیں ان کی لاش کو کھیاں کھا گئی تھیں آپ کے ضمیر سے بو آ رہی ہے۔ فاضل جج نے کہا ہم یہاں راولپنڈی بنچ والی صورت حال پیدا نہیں ہونے دیں گے۔ وکیل میاں حنیف طاہر نے کہا ہم آپ کو کوئٹہ بنچ نہیں بننے دیں گے۔ بینظیر بھٹو کے وکلاء چیخ چیخ کر اعتراض کرتے رہے کہ ابھی دلائل جاری ہیں۔ دائرہ اختیار اور ایف آئی اے کے موجود ہونے یا نہ ہونے کا فیصلہ نہیں ہوا۔ فرد جرم عائد نہیں ہو سکتی۔ اعتزاز احسن نے کہا کہ آپ پر اعتماد نہیں آپ کا تعصب شامل ہو گیا ہے۔ آپ نے الگ حکم میں دلائل مجھ سے منسوب کر دیئے حالانکہ میں نے دلائل دیئے ہی نہیں تھے۔

فوجیں آمنے سامنے

پاکستان اور بھارت کی فوجیں سرحدوں پر آمنے سامنے آگئی ہیں۔ پاکستان کی بری افواج نے موسم سرما کی جنگی مشقیں شروع کر دی ہیں۔ جو ڈیڑھ دو ماہ تک جاری رہیں گی۔ یاد رہے کہ بھارت پہلے ہی اس ماہ جنگی مشقیں شروع کرنے کا اعلان کر چکا ہے۔ پاکستان نے بھارت کی فوجی مشقوں کے اعلان پر اعتراض کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ مذاکرات کو نقصان پہنچانے کی کوشش ہے۔ بھارتی ہائی کمشنر نے بتایا ہے کہ بھارتی فوج کی مشقیں سرحد کے نزدیک نہیں ہو رہیں۔

17- اکتوبر کشمیر پر مذاکرات

دفتر خارجہ نے اسلام آباد میں شروع ہونے والے پاک بھارت مذاکرات کا شیڈول جاری کر دیا ہے۔ 16- اکتوبر کو پہلے روز جنوبی ایشیا کی صورت حال اور 17- اکتوبر کو کشمیر کے مسئلے پر مذاکرات ہونگے۔

دو ایٹمی طاقتیں آمنے سامنے

امریکی رسالے نیوزویک نے امریکی ڈپلومیسی کو ناکام قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ دو ایٹمی طاقتیں آمنے سامنے کھڑی ہیں اور امریکی ڈپلومیسی برباد ہو چکی ہے۔ بھارت نے ایٹمی دھماکوں سے قبل امریکہ کو باقاعدہ دھوکا دیا۔ پاکستان کو مالی اور روایتی ہتھیاروں کی پیشکش ہوئی نواز شریف قبول کرتے تو نکال باہر کئے جاتے۔ بھارتی کلنٹن کے دورہ کے لئے پر امید ہیں پاکستانیوں کو اس کی پرواہ نہیں۔

جدید ڈیزائنوں میں اعلیٰ زیورات بنوانے کیلئے
ہمارے ہاں تشریف لائیں
نسیم جیولرز
اقصیٰ روڈ ربوہ
دوکان 212837
رہائش 212175

8 فٹ سپیشل ڈش پر احمدیہ ٹیلی ویژن کی کرسٹل کلیئر نشریات کیلئے
فرج- فریزر- واشنگ مشین
ٹی وی- گیزر- پنکھے- وی سی آر
بھی دستیاب ہیں
رابطہ- انعام اللہ
عثمان الیکٹرونکس
1- لنک میکلوڈ روڈ
بالمقابل جودھامل بلڈنگ پٹیالہ گراؤنڈ لاہور
فون: 7231680 7231681 7223204 7353105

جلدی امراض اور کیوریٹو ادویات

علامات	قیمت	انگریزی نام
☆ چہرہ وغیرہ پر جوانی کے کیل کیلئے	25-00	ACNE CURE
☆ پھوڑا پھنسی 'ابھرے دانوں والی جلدی امراض کیلئے	25-00	BOILS CURE
☆ چہرہ اور جلد پر بھورے داغوں کیلئے	25-00	BROWN SPOTS CURE
☆ چہرہ کے کیل 'داغوں کیلئے مفید ویزلین	25-00	CURATIVE VASLINE
☆ پھوڑے پھنسی اور دیگر جلدی امراض میں پینے کے لئے مصفی خون ڈراپس	45-00	ANTI SEPTIC DROPS
☆ چہرہ اور جلد پر کالے بھورے تل	25-00	MOLES CURE
☆ چنبل 'داد (Psoriasis) کیلئے	25-00	PSORIASIS CURE
☆ دھدری گول دائرے میں دانے دار ابھار	25-00	RING WORMS CURE
☆ چھپاکی 'جسم پر سرخ رنگ کے ابھاروں میں خارش	25-00	URTICARIA CURE
☆ موکے 'مسے 'جلد پر بغیر درد کے ابھار کیلئے	25-00	WARTS CURE
☆ برص 'پھلبہری 'جلد کا جگہ جگہ سے سفید و سرخ ہونا	175-00	LEUCODERMA COURSE

میڈیکل و ہومیوپیتھک سٹورز یا ڈاک سے طلب کریں۔ لٹریچر فری
فون کلینک (04524) 211054
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک (04524) 771
فون ہیڈ آفس (04524)213156 سیلز آفس (04524)211283 فیکس (92-4524)212299